مسلم معاشرے میں اولاد کی تربیت

ڈاکٹر حافظ زین العابدین المحمدی*

ڈاکٹر حافظ عبدالغنی شیخ**

ABSTRACT:

In Muslim Society give the top priority to training and education of children. Hazrat Muhammad (PBUH) who loved the children a lot and looked after them when he offered pray his grand son Hasnain (R.A) was sitting on his shoulder and back. This is the extreme of love for little and consider them as their core of heart. Allah says: "And those who have blessed obligatory for them." First of all, we should pray for bestowing well, mannered and healthy children. Hazrat Ibrahim offered pray for well-mannered and obedient children. In Holy Quran some dictations for the Holy Prophet (PBUH) "Oh God! Give us the gift of wives and children who many become our apple of eye." The children need special attention of father. We should that they may enable them to be useful citizen for our society. It is possible by following the path suggested by the Holy Prophet (PBUH) and Muslim teachings as well.

KEYWORDS:

تربیت، اولاد، روحانی، اخلاق، عقیقہ، گھٹی۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، انسٹیوٹ آف لینگویجیز یونیورسٹی آف سندھ جامشورو　　برقی پتا:ziaullah.rahmani@iiu.edu.pk

** پروفیسر، انسٹیوٹ آف لینگویجیز یونیورسٹی آف سندھ جامشورو　　برقی پتا:hafiz.ghani@usindh.edu.pk

آج کے بچے کل کے بڑے ہونگے بچے من کے سچے۔ اولاد نا اکبادنا بچے ہمارے جگر کے ٹکڑے ہوتے ہیں یہ چند محاورے ہیں جو ہمارے ہاں مشہور ہیں۔ بچے واقعی جگر کے ٹکرے ہوتے ہیں بچوں کی تربیت کرنا در اصل اپنے جسم و جان کی تربیت کرنا ہے۔ بچوں کی تربیت جسمانی طور پر کرنا بہت ضروری ہے تا کہ کل وہ صحت مند افراد بن جائیں اور صحت مند معاشرہ تشکیل دیا جا سکے لیکن بچوں کی تربیت علمی تعلیمی روحانی اخلاقی بھی کرنا چاہئے تا کہ صالح افراد کا مقدس معاشرہ تشکیل ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور تم ربانی بن جاؤ کہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو(۱) اور درس دیتے ہو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ربانی کی معنی جو بچوں کو چھوٹے پن میں تربیت کرے۔ جس طرح بچوں کا نان نفقہ فرض ہے ارشاد ربانی ہے۔ "جس کے لئے اودلاد جنی گئی ان پر فرض ہے وہ ان کا نان نفقہ ادا کرے۔"(۲)
اسی طرح ان کے اخلاقی روحانی تربیت بھی فرض ہے۔ حدیث پاک ہے۔ (جس کے ہاں) اولاد پیدا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اولاد کا نام اچھا رکھے پھر انکی اچھی تربیت کرے۔(۳)

تربیت کے معنی:

تربیت کا مادہ رب ہے۔ رب کا مفہوم ہے آقا اور معلم اور رب کے معنی پرورش کرنے والے کے بھی ہیں۔ تربیت کے لغوی معنی پرورش کرنے کے ہیں۔ تربیت کا لفظ قرآن مجید میں تزکیہ نفس کے ضمن میں آیا ہے۔
امام راغب تربیت کی تعریف اس طرح کرتے ہیں۔
"العربیہ ھوانشاء الشی ء حالا فحالاالی حدا التمام "
"کسی چیز کو یکے بعد دیگرے اس کی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کے مطاق اس طرح نشو و نما دینا کہ اپنی حد کمال کو پہنچ جائے۔(۴)
امام غزالی فرماتے ہیں:
"بچپن کی ذمہ داری والدین پر ہے۔ بچہ جس کا ضمیر بالکل صاف ہوتا ہے اور اس کی روح بے داغ ہوتی ہے۔ والدین کی نگرانی میں دے دیا جاتا ہے۔ اس کا دل آئینے کی مثل ہوتا ہے جو ہر چیز کا عکس قبول کرنے کیلئے تیار رہتا ہے جو اس کے سامنے آتی ہے اس کی تعلیم و تربیت اچھی طرح کی جائے۔ تو وہ اچھا انسان بن سکتا ہے۔ لیکن اگر اسے ناجائز اوپر اٹھایا جائے یا اس کی طرف سے لاپرواہی برتی جائے تو وہ موذی انسان بن سکتا ہے۔ "(۵)

در حقیقت گھر ایک ایسی جنت ہے جہان بچہ باپ کی شفقت اور ماں کی محبت کی چھاؤں میں پرورش پاتا ہے۔ ماں کی گود کو بچے کی پہلی درس گاہ کہا جاتا ہے اور بچے کی بنیادی تربیت میں ماں کا کردار نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ گھر سے اگر بچوں کی تربیت صحیح خطوط پر ہو تو بیرونی دنیا میں بھی ایسے بچے آگے چل کر قابل اعتماد شخصیت بن سکتے ہیں۔ بچوں کی اچھی تربیت کے لئے والدین کی خصوصی توجہ درکار ہوتی ہے تا کہ معاشرے میں اچھی عادات کے بچے جنم لیں اور مجموعی طور پر معاشرے میں بہتری آئے۔

ارشاد ربانی ہے۔

"اے ایمان والوں! تم بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بڑے تند کو، سخت مزاج ہیں۔ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی۔"(٦)

اس آیت مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ مسلمانوں کو دوزخ کا ایندھن بننے کے سبب سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ خود بھی دوزخ کا ایندھن بننے سے بچیں اور اپنے اہل وعیال کو بھی بچائیں ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ نار جہنم سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچا سکیں۔ اپنے بچوں کے اخلاق کی نگرانی کریں اور انہیں غفلت اور کوتاہی سے بچائیں۔ جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس پر خود بھی عمل کریں اور اپنے اہل وعیال کو بھی اس کی تلقین کریں اور جن کاموں سے منع کیا ہے اس سے خود بھی بچیں اور اپنے اہل و عیال کو بھی بچائیں۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی تعلیم دیں اچھی باتیں سکھائیں اور بہترین ادب وہنر اور اخلاق سکھائیں۔ تربیت اولاد کتنا عظیم فریضہ ہے کہ پیغمبروں اور بزرگوں نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت سیدنا ابراہیم کی دعا بیان کی گئی ہے۔

ترجمہ: "اے اللہ مجھے نیکوکار اولاد عطا فرما"۔(٧)

پیغمبروں نے نیک سیرت اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی ہیں ایسی اولادیں جن کو دیکھ کر ان کی آنکھیں اور ان کے دل ٹھنڈے ہوں۔ جیسا کہ نیک اولاد کے سلسلے میں قرآن کریم میں یہ دعا بیان کی گئی ہے۔

"اے اللہ! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی جانب سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما ک اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔(٩)

اولاد کو صالح بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہئے یہ بھی والدین کا فرض ہے۔ نیک لوگ تربیت اولاد کے سلسلے میں اپنی کوششوں کی کامیابی کے لئے اللہ کے حضور دعا کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور (اے خداوند)میرے لئے میرے کاموں کو میری اولاد میں صالح بنا۔(١٠)

اولاد کے معاملے میں انسان بے بس ہے۔ اولاد اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ وہ جیسے چاہتا ہے بیٹا دیتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹی سے نوازتا ہے کسی کو بیٹے اور بیٹی دونوں عنایت فرماتا ہے اور کسی کو کچھ بھی نہیں دیتا۔ بچوں کو چومنا اور پیار کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔ ایک اعرابی اقرع بن حابس دربار نبی میں آیا، نبی ﷺ حضرت حسن کو پیار کر رہے تھے۔ اس کو یہ بات ادب اور وقار کے خلاف معلوم ہوئی۔ اس نے کہا کیا آپ ﷺ بچوں کو پیار کرتے ہیں! میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو کبھی پیار نہیں کیا۔" نبی ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھائی پھر فرمایا"جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"۔(١١)

یونیسف اور اقوام متحدہ کا ایک اجلاس ۱۹۷۸ میں منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا اور طبی طور پر ثابت کیا گیا کہ بچے کے لئے ماں کے دودھ سے کوئی نعم البدل چیز نہیں ہے۔ ماں کے لئے ضروری ہے اپنی اولاد کو دودھ

پلائے۔ قرآن مجید میں بھی اپنے بچہ کو دودھ پلانے کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ اور مائیں اپنی اولاد کو دو سال تک دودھ پلائیں۔(۱۲)

اور اگر ماں میسر نہیں ہو تو مزدوری پر دوسری عورت سے دودھ پلوا سکتی ہیں۔ ارشاد ہے: "اگر دوسری عورت سے دودھ پلانے کا ارادہ ہے تو اجرت سے پلوائے"۔ماں کے دودھ پلانے سے خود ماں بہت سی بیماریوں سے محفوظ ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ابراھیم مصری جو زچہ بچہ کے امراض کے ماہر ہیں امریکا میں یونیورسٹی میں کام کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ماں کا دوسال دودھ پلاناماں کو پستانوں کے سرطان سے بچاتا ہے۔(۱۴)

اولاد کی تربیت کے سلسلے میں والدین کو اس کی تعلیم کو پیش نظر رکھنا چاہئے تاکہ بچوں اور بچیوں سے بے راہ روی کا اندیشہ نہ رہے۔ آج دینی تعلیم و تربیت کا رجحان کم ہو تا جا رہا ہے۔ آج سینما اور ٹی وی کے اخلاق سوز پروگرام رہی سہی کسر نکال دینے کے درپے ہیں اس صورت حال میں والدین کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں جبکہ آج کے دور میں بچے انٹرنیٹ اور موبائل کا استعمال سیکھ چکے ہیں والدین کو چاہئے کہ وہ دور جدید کے ان رجحانات کے پیش نظر بچوں پر کڑی نظر رکھیں اور اپنے حسن عمل اور اچھے نمونے سے ان کے دلوں میں نیکیوں سے پیار و محبت پیدا کریں تاکہ ان کے اخلاق و کردار کو سنوارا جاسکے اور بے راہ روی و بے دینی سے بچ سکیں۔ بچے کی پرورش و نگہداشت میں والدہ کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے اگر ماں عبادت خشوع و خضوع سے کرنے والی ہے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہو تو اس سے بچوں کی تربیت و نشو و نما پر بہترین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ماؤں کے دینی رجحانات ان کی تربیت اور کردار پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

گھٹی دینا:

بچہ کے دنیا میں آنے کے بعد اسے میٹھی چیز کی گھٹی دینا مسنون ہے۔ کھجور کی گھٹی دینا زیادہ بہتر ہے۔ گھٹی سے بچہ منہ کو حرکت دیتا ہے اور جبڑوں کو ہلاتا ہے۔ نیک آدمی بچے کو گھٹی دے۔ گھر کے بزرگ اگر بچے کو گھٹی دیں اور خیر و برکت کی دعا کریں تو یہ باعث اجر و ثواب ہے۔ حضرت ابو طلحہ کے بچے کو نبی ﷺ نے گھٹی دی۔(۱۵)

پیدائش کے وقت بچے کے کان میں اذان و اقامت کہنا۔ بچے کی پیدائش کے وقت اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا سنت ہے۔ بچوں کے کان میں اذان کہنے کی بہت حکمت ہے۔ اذان کے کلمات سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ بچے کی روح اسلام کی اس پہلی دعوت کو جان لیتی ہے۔

بچوں کے اچھے نام رکھنا:

بچوں کا اچھا نام رکھنا ان کا حق ہے اور ہر معاشرے میں اسکا رواج ہے۔ دین اسلام اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ بچوں کا نام ان کی پیدائش کے ساتویں دن رکھنا چاہئے۔ ان کے لئے پیارے اور بامعنی نام تجویز کئے جائیں۔ کیونکہ شخصیت و کردار پر ناموں کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بچوں کے نام ایسے رکھے جائیں جو بامعنی اور بابرکت ہوں۔ نیز ایسے ناموں سے پرہیز کرنا چاہئے جو شرافت و سنجیدگی کے خلاف ہوں۔

نبی ﷺ نے اچھے نام رکھنے کو پسند فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے، "اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن نام پسند ہیں۔(۱٦)

نبی ﷺ نا پسندیدہ ناموں کو تبدیل فرما دیتے تھے لہٰذا بچوں کے اسلامی اور بابرکت نام رکھنے چاہئے تا کہ ان کی شخصیت پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں۔

عقیقہ کرنا:

بچوں کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرنا نبی ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ اس سنت کو ادا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ عقیقہ کرنے سے بچوں کی بہت سی مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ اسی طرح عقیقہ کا گوشت غرباء میں تقسیم کرنے سے اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے۔ عقیقہ کا گوشت رشتے داروں اور احباب میں تقسیم کرنا سماجی روابط میں مضبوطی کا باعث بنتا ہے۔

حدیث مبارکہ میں عقیقہ کی دعا ان الفاظ میں وارد ہوتی ہے۔

بسم اللہ اللھم منک و لک ھذ ہ عقیقہ فلان بسم اللہ و اللہ اکبر (۱۷)

"اللہ کے نام سے! اے اللہ یہ تیرا مال ہے اور تیرے حضور پیش ہے یہ فلاں (بچہ کا نام) کا عقیقہ ہے"۔

بچوں کے سر مونڈنا: بچے کی پیدائش کے ساتویں دن اس کے سر کے بال مونڈھ دیئے جائیں۔ یہ سنت مبارکہ اور بچے کی صحت کے لئے مفید ہے۔ بچے کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقے میں دینی چاہئے یہ بھی سنت ہے۔(۱۹)

بچوں کے لئے کھیل اور تفریح:

بچوں کے لئے تفریح نہایت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں جسمانی بھاگ دوڑ اور کھیلوں کو ترجیح دینی چاہئے۔ بچوں کو تیراکی بھی سکھائی جائے اس سے جسمانی ورزش ہوتی ہے۔ بچوں کو تاش، شطرنج وغیرہ سے منع کیا جائے۔ حدیثِ مبارکہ ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چوسر (شطرنج کا کھیل) کھیلا گویا اس نے اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور خون سے رنگے"۔(۲۰)

بچوں کی اچھی تربیت صدقہ جاریہ ہے:۔

جو لوگ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرتے ہیں ان کی اولاد ان کے لئے صدقہ جاریہ بن جاتی ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔

"جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اسکے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں یا اولاد صالح جو والدین کے لئے دعا کرتی ہے۔"(۲۱)

لہٰذا سب سے پہلے والدین کو اپنی اصلاح اور پھر اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ معصوم بچوں کے لئے والدین کی شخصیت قابل نمونہ ہوتی ہے۔

بچوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت:

بچوں کی تربیت میں گھر کے ماحول کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ بچوں کی بہتر تربیت کے لئے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانا نہایت ضروری ہے گھریلو جھگڑے اور ناچاقیاں گھر کی فضاء کو مکدّر بنادیتے ہیں بچے ایسے ماحول کا اثر لیتے ہیں اور ان میں بہت سی بری عادات پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اخلاقی خرابیاں جڑ پکڑ لیتی ہیں۔

گھر کے ماحول کو بہتر بنانے میں نماز کی بے پناہ اہمیت ہے۔ پورے گھر میں نماز وقت پر ادا کی جائے۔ گھر کے تمام افراد نمازی ہوں تو بچے کا ذہن دین کی طرف راغب ہو گا۔

اسی طرح قرآج مجید کی تلاوت کا اہتمام بھی ہونا چاہئے اگر ہر روز گھر میں باقائدگی سے قرآن مجید کی تلاوت ہو تو اس سے بچوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔

بچوں کو بہلانے کے لئے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے گھریلو ماحول کو جھوٹ سے پاک رکھنا لازمی ہے تاکہ بچوں کو شروع سے ہی سچ بولنے کی عادت پیدا ہو۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ بچوں کو اکثر اوقات سچ کے فوائد اور جھوٹ کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔

بچوں کی تربیت کے ذرائع:

اسلام کا نظام تربیت زندگی کے ہر پہلو کو مد نظر رکھتا ہے اسلام دین فطرت ہے انسان کی تربیت کے لئے اسلام نے کئی ذرائع مرتب کئے ہیں تاکہ ہر ایک فرد صالح اور متقی بن سکے اور اس کے زیر اثر دوسرے لوگ بھی نیک سیرت اور بااخلاق بن سکیں۔

تربیت نصیحت و تلقین کے ذریعے:

انسان نصیحت کو قبول کرتا ہے اس لئے تکرار کے ساتھ بار بار بچوں کو اچھے اور نرم انداز میں نصیحت کرنی چاہئے۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر نصیحتیں اور تلقین ووعظ موجود ہے۔

انبیاء کے قصص:

انسان قصص اور واقعات کو سننا پسند کرتا ہے اور اس سے سبق بھی حاصل کرتا ہے انسان کی فطرت کے پیش نظر قرآن مجید نے زندگی کے حقائق بیان کرنے کے لئے انبیاء کے قصص کو بیان کیا ہے۔ حضرت اسماعیل اور حضرت عیسیٰ جیسی صالح اولاد کا قرآن کریم میں تذکرہ ملتا ہے۔ اسی طرح دیگر انبیاء کے تذکرے بھی موجود ہیں جنہوں نے اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعائیں مانگیں۔

تربیت بذریعہ سزا:

بچوں کی تربیت اگر نصیحت اور وعظ کے ذریعے نہ ہو سکے تو ان کے لئے حتمی طریقہ علاج ضروری ہو جاتا ہے۔ لیکن ابتداء ہی سے سزا کا طریقہ درست نہیں۔ تربیت و اصلاح نہایت صبر آزما مرحلہ ہے اس میں حکمت و دانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم نبی ﷺ کو لوگوں کی تربیت واصلاح کے سلسلے میں حکم فرمایا:

ادع الی سبیل ربک با الحکمة و الموعظة الحسنة (۲۳)

"اے نبی (ﷺ)! اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دیجئے"۔

عبادات و دعا اور تربیت:

اخلاقی وروحانی تربیت میں عبادات کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔ جیسا کہ نماز کے متعلق فرمایا:۔

ترجمہ:"بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور گناہ سے"(۲۴)

عبادات فرد کو ضبط نفس اور اچھے برے کی تمیز سکھاتی ہیں۔ اس طرح دعا بھی تعمیر شخصیت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تربیت اولاد کے لئے دعا کی ترغیب دی ہے۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار۔(۲۵)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بہتری عنایت کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔

بچوں کی تربیت اور والدین کی ذمہ داریاں:

۱۔ بچوں کی تعلیم وتربیت میں حکمت اور صبر و تحمل سے کام لینا چاہیئے۔

۲۔ بچوں کی اچھی تربیت اور ان کے اخلاق و سیرت کو سنوارنے کے لئے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنایا جائے۔

۳۔ بچوں کی کوتاہیوں اور غلطیوں پر چشم پوشی سے کام لینا چاہیئے اور اسے سب کے سامنے جھڑکنے کے بجائے تنہائی میں نرمی سے سمجھایا جائے۔

۴۔ دوسروں کے سامنے بچوں کی شکایات کرنے سے گریز کرنا چاہیئے اس سے بچوں میں احساس کمتری پیدا ہو جاتی ہے۔

۵۔ بچوں کو ان کی دلچسپی کے کام آزادانہ طور پر کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہیئے اس سے ان میں خوداعتمادی اور جرات پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ صبر وبرداشت جیسی صفات بچوں میں بچپن ہی سے پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۷۔ بچوں کی تربیت کے سلسلے میں ان کی نفسیات اور عادات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے تاکہ ان میں منفی صفات پیدا نہ ہوں اور ضد اور ہٹ دھرمی سے بچ سکیں۔

۔ بچے ہمیشہ اپنے والدین کی تقلید کرتے ہیں والدین کو چاہیئے کہ بچوں کے سامنے اپنے آپ کو مثالی طور پر پیش کریں۔

۹۔ بچوں کو بری صحبت سے ہمیشہ بچائیں اور اس سلسلے میں ان پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیئے۔

۱۰۔ بچوں کو اسلامی لٹریچر فراہم کریں تاکہ ان کی دینی معلومات زیادہ سے زیادہ ہو۔

۱۱۔ بچوں کو گفتگو کے آداب سکھائیں جائیں اور شروع ہی سے نرم اور دھیمے لہجے میں گفتگو کرنے کی عادت سکھائی جائے۔

۱۲۔ تمام بچوں کے ساتھ عدل وانصاف کا مساوایانہ سلوک اور برتاؤ روا رکھنا چاہئے تاکہ بہن بھائی کے لئے دل میں رقابت کا جذبہ پیدا نہ ہو بلکہ شفقت ومحبت کا جذبہ پیدا ہو۔

۱۳۔ بچوں میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اس سے ان کے اندر اجتماعی طور پر مل جل کر کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔اسی طرح بہت سی اخلاقی صفات مل جل کر کام کرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

اولاد خدا کا انعام ہے۔ان کی پیدائش خیر وبرکت کا سبب ہے۔ان کا استقبال شکر خداوندی کے ساتھ کرنا چاہئے کہ اس نے ایک بندے کی پرورش کا موقع فراہم کیا تاکہ انسان اپنے پیچھے اپنا جانشین چھوڑ کر جاسکے۔والدین کو اپنی اولاد جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے۔بچے کی تربیت کے لئے جس ایثار و قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔وہ صرف والدین ہی کرسکتے ہیں کیونکہ انہوں نے تکلیف پر تکلیف برداشت کرکے اولاد کی پیدائش کا فریضہ انجام دیا۔ ارشاد ربانی ہے۔

"اور اپنی اولاد کو فقر وفاقہ کے خوف سے قتل نہ کرو کیونکہ ان کو اور تم کو بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں۔

انسان جہاں اپنے بچوں کی کفالت کے لئے دن رات محنت ومشقت میں مشغول رہتا ہے وہیں ان کی اخلاقی دینی اور روحانی تربیت بھی والدین کی ذمہ داری ہے۔یہ حقیقت ہے کہ دیگر مخلوقات کے بچے جبلی طور پر تربیت پاتے ہیں۔پرندے اڑنے کا سلیقہ جبلی طور پر حاصل کرتے ہیں جبکہ انسان اپنی پیدائش کے وقت سے ہی ہر مرحلے پر والدین کی نگرانی اور نہگداشت کا محتاج ہوتا ہے۔

تربیت اولاد انتہائی اہم اور نازک دینی اور معاشرتی فریضہ ہے۔اس سلسلے میں پیغمبروں نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی ہیں۔قرآن کریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا ذکر کی گئی ہے:

"اور بنادے اسے اے رب! پسندیدہ سیرت والا۔"

تربیتِ اولاد اور بیٹیوں کے حقوق:

۱۔ بیٹیوں کی پیدائش پر بھی بیٹے کی ولادت طرح اظہار مسرت کرنا چاہئے اور انہیں نعمت الہیٰ سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ حکمتوں کو جانتا ہے۔جسے چاہے بیٹے سے نواز دے اور جسے چاہے بیٹی عطا فرمائے۔

۲۔ بیٹوں کی طرح بیٹیوں کی تعلیم وتربیت کا بھی اہتمام کیا جائے۔اور انہیں دین تعلیم سے بھی آراستہ کیا جائے تاکہ آگے چل کر وہ ایک گھرانے کی تعمیر کرسکیں۔ ۔

۳۔ بچیوں کو گانے بجانے اور بے پردگی کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ پابند صوم وصلوۃ ہوں اچھے برے کی تمیز سیکھ سکیں۔

۴۔ چھوٹی معصوم بچیوں کو لباس وزیور سے آراستہ رکھنا چاہئے۔اور ان کی چھوٹی چھوٹی خواہشات کو پورا کر

ناوالدین کے لئے باعث اجر وثواب ہے۔

۵۔ بچیوں کو نیک اور بزرگ خواتین سے قرآن وحدیث کی تعلیم بچپن ہی سے دلوائیں تاکہ صحیح عقائد ذہن نشین ہو جائیں۔

۶۔ علم دین خصوصاً وضو، غسل، نماز، روزے وغیرہ کے مسائل بچیوں کو بتائے جائیں اسی طرح انہیں بری صفات کے مضر اثرات سے آگاہ کریں۔

۷۔ بچیوں کی بے جا تنبیہ سے بچنا چاہیئے اس سے ان میں ضد جیسی منفی صفات جنم لیتی ہیں۔

رسول اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب آل و اطہار کے حالات زندگی سے انہیں آگاہ کریں اور حضرت بی بی فاطمہ زہرا کی حیاتِ مبارکہ کو ان کے سامنے بطور مثال پیش کریں۔

بچوں کی تعلیم و تربیت یعنی ان کو دین کا علم سکھانے اور عمل کا شوق وجذبہ سب سے پہلے گھر سے حاصل ہوتا ہے بچوں کا سب سے پہلا مدرسہ ان کا اپنا گھر اور والدین کی گود ہے۔ماں باپ بچوں کو جس طرح چاہیں ڈھال سکتے ہیں بچہ گھر ہی سے سنورتا ہے اور گھر ہی سے بگڑتا ہے بچوں کی تعلیم و تربیت کے حقیقی ذمہ دار والدین ہیں۔ بچپن میں والدین بچوں کی تربیت جس انداز میں کرتے ہیں وہ ان کی ساری زندگی کی بنیاد بن جاتی ہے۔بچوں کے دل میں خدا کا خوف اور آخرت کا فکر بھی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کا جذبہ پیدا کرنے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ نیز ان میں حلال و حرام کا فرق واضح کیا جائے۔ اور دیانت داری شرم وحیا صبر وشکر اور اچھے اخلاق کی تعلیم دی جائے تاکہ ان کی سیرت سنور سکے اور وہ آگے چل کر معاشرے کے کار آمد فرد بن سکیں۔

بہت سے لوگ اولاد کی تربیت سے غفلت برتتے ہیں۔ والدین اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور اولاد گلی کوچوں میں بھٹکتی رہتی ہے یا ٹی وی کے اخلاق سوز پروگرام دیکھتی رہتی ہے۔ بچوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت کی طرف بلکل توجہ نہیں دیتے اس غفلت کا شکار وہ لوگ بھی ہیں جو ملازمت یا تجارت میں مشغول رہتے ہیں اور اولاد کی تربیت کے لئے ان کے پاس وقت نہیں ہوتا۔ حالانکہ دین اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ والدین اپنی اولاد کو جو کچھ دیتے ہیں اس میں سب سے بہترین عطیہ اچھے اخلاق سکھانا اور اولاد کو حسن ادب سکھانا ہے۔ اولاد کو حسن ادب سکھانا صدقہ وخیرات سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ اس سے معاشرہ سنورتا ہے اور دین اسلام کے لئے نیک اور صالح افراد تیار ہوتے ہیں۔

ادب بہت جامع کلمہ ہے انسانی زندگی کے تمام طور طریق ادب کے معنوں میں آجاتے ہیں۔ زندگی گزارنے میں حقوق اللہ حقوق العباد دونوں آجاتے ہیں انسان احکام الہٰی پر چلنے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔ یہ وہ آداب ہیں جو بندے کو اللہ اور اپنے درمیان صحیح تعلق رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ فرائض واجبات، سنن اور مستحبات وہ امور ہیں جن کے انجام دینے سے حقوق اللہ کی ادائیگی ہوتی ہے۔ جیسے کہ فرمایا گیا کہ حسن ادب سے بڑھ کر کسی باپ نے اپنے بچے کو کوئی تحفہ نہیں دیا اس میں پورے دین کی تعلیم آجاتی ہے کیونکہ دین اسلام اچھے ادب کی مکمل تشریح ہے۔

اسی طرح یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ انسان کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا صدقہ کرنے سے بہتر ہے اس میں اہم

بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ کہ صدقہ خیرات اگرچہ بہت بڑی عبادت ہے لیکن اس کا مرتبہ اپنی اولاد کی اصلاح پر توجہ دینے سے زیادہ نہیں۔ اولاد کی تربیت واجب ہے اس کے لئے فکر مند ہو نالازم ہے اچھے ادب سے اولاد میں انسانیت پیدا ہوتی ہے اولاد کو ایسے آداب و اطوار سکھائے جائیں جس سے اللہ راضی ہو اور مخلوق کو راحت پہنچے۔ اللہ تعالیٰ امت مصطفی پر کرم فرمائے اور دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائے اور اولاد کی تربیت اسلامی طریق پر کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

مراجع و حواشی

۱۔ القرآن۔ البقرہ: ۲ / ۳۳

۲۔ القرآن۔ البقرہ: ۲ / ۲۵۳

۳۔، جامع لشعب الایمان ج ۱۱ ص ۱۳۷ حدیث ۸۲۹۹ ناشر مکتبۃ الرشد سن اشاعت - ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۳ء

۴۔ راغب اصفہانی، مفردات القران، ص ۱۸۴۔ قدیمی کتب خانہ کراچی۔

۵۔ ڈاکٹر احمد شبلی، تاریخ تعلیم و تربیت اسلامیہ ص ۳۳ مکتبہ کفایت اکیڈمی کراچی۔

۶۔ التحریم: ۶۶ / ۶

۷۔ الصافات: ۳۷ / ۱۰۰

(۸)۔ الفرقان: ۲۵ / ۷۵

۹۔ ایضاً

۱۰۔ الاحقاف ۴۶ / ۱۵

۱۱۔ بخاری۔ صحیح بخاری قدیمی کتب خانہ کراچی۔

۱۲۔ البقرہ پارہ ۲ / ۲۳۳

۱۳۔ سورۃ بقرہ پارہ ۲ / ۲۳۳

۱۴۔ علی قاضی وظیفۃ المرء فی المجتمع الانساء طبع القاہرہ ۷۷۰

۱۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ ج ۹ ص ۳۰۵

۱۶۔ ترمذی، جامع الترمذی، ص ۳۶۸ حدیث نمبر ۱۵۱۴ ابوداؤد، السنن حدیث نمبر ۵۱۰۵ ص ۷۱۸

۱۷۔ بیہقی، السنن الکبریٰ ج ۹ ص ۳۰۶

۱۔ منذری، مختصر صحیح مسلم، ص ۳۹۸، حدیث نمبر ۱۵۱۱ تحقیق الشیخ محمد ناصر الدین البانی

۱۹۔ ترمذی السنن ص ۳۳۴ حدیث نمبر ۱۳۷۶

۲۰۔ بیہقی، السنن الکبریٰ ج ۹ ص ۳۰۴ القاہرہ مصر

۲۱۔ منذری، مختصر صحیح مسلم، ص ۳۹۸ حدیث نمبر ۱۵۱۱ تحقیق الشیخ محمد ناصر الدین البانی، قاہرہ مصر۔

۲۲۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص ۹۳۰ حدیث نمبر ۵۲۰۰ قدیمی کتب خانہ کراچی

۲۳۔۔ النحل ۱۶ / ۱۲۵

۲۴۔ العنکبوت: ۲۹ / ۴۵

۲۵۔ البقرہ: ۲ / ۲۰۱